سوال

عرفت (115) کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کی معرفت کیسی حاصل کی جا سکتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

اسماء وصفات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا

ت اَسماء وصفات کی اہمیت :

یہ کہا جائے کہ فلاں آدمی بہت سخی ہے اوراس کی خوبی یہ ہے کہ جو اس سے مانگے وہ دے دیتا ہے ، یہ سنتے ہی تو اس کی عنایت پر توجہ کرے گا اور دل میں اس کا احترام کرے گا ۔ اس خوبی کا علم ہونے کے بعد ضرورت پڑنے پر تو اس آدمی کی سخاوت سے فائدہ اٹھائے گا ۔ اور اگر تمہیں معلوم ہوجائے کہ فلاں ئے کہ حکومت وقت انتہائی عادل ہے جو بھی اس ملک میں رہتا ہے اس کا انتہائی خیال رکھتی ہے اور جو قانون کی خلاف ورزی کرے اس کا سختی سے محاسبہ کرتی ہے ، تو اب لوگ اس ملک میں اس طور زندگی بسر کریں گے کہ حکومت کی طرف سے فراہم کردہ سہولتوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے ، نظام عدل کے فو تعالیٰ کی مثال تو بہت عظیم ہے ۔ جو آدمی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات کو جان لے اور اسمائے حسنیٰ کو پوری طرح پہچان لے تو آسمانوں اور زمین کے مالک کے بارے میں اس کا علم بہت وسیع ہو جائے گا اور جس قدر اس کو اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا علم ہو گا اسی طرح سیرت وکردار میں ڈھلتا چلا جائے گا ۔ کا

ماقدروا اللہ حق قدرہ إن اللہ لقوي عزيز (٧٤) (الحج)

وں نے اللہ کی قدر ہی نہ پہچانی جیسا کہ اس کے پہچاننے کا حق ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ قوت اور عزت والا تو اللہ ہی ہے ۔ ''

اٰن کریم نے اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات میں تحریف وتبدیل کرنے سے خبردار اور متنبہ کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (١٨٠) (الاعراف)

ے سارے نام اچھے ہیں ، اس کو اچھے ناموں ہی سے پکارو ، اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے نام رکھنے میں راستی سے منحرف ہو جاتے ہیں ۔ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اس کا بدلہ وہ پا کر رہیں گے ۔ ''

ن کریم نے اس پر بھی متنبہ کیا ہے کہ جو نام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مقام ومرتبہ کے شایان شان نہیں وہ اس کے لیے تجویز نہ کیے جائیں ۔ فرمایا :

ما اتَّخَذَ اللَّهُ مِن وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَٰهٍ ۚ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ (٩١) (المومنون)

نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا ہے اور کوئی دوسرا خدا اس کے ساتھ نہیں ہے ، اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی خلق (مخلوق) کو لے کر الگ ہو جاتا اور پھر وہ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے ۔ پاک ہے اللہ ان باتوں سے جو یہ لوگ بناتے ہیں ۔ ''

ِتعالیٰ کے اَسماء وصفات جاننے کا قابل اعتماد ذریعہ ۔ وحی :

مان کا علم تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بارے میں بھی واجبی سا ہے ، پھر وہ اللہ تعالیٰ کے بارے کس طرح کامل معلومات پا سکتا ہے ۔

ریں ، ساتوں آسمان تو کرسی کے مقابلے میں ایسے ہی ہیں جیسے سات درہم کسی ڈھال کے اندر ہوں اور خود کرسی عرش الٰہی کے سامنے یوں ہے جیسے لوہے کا کڑا کسی لمبے چوڑے صحرا میں ہو ۔ قرآن حکیم نے بیان کیا ہے :

الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ (٥) (طہ)

ذات عرش پر مستوی ہے ۔ ''

رے علم کا حال تو یہ ہے کہ دنیا کے آسمان پر چمکنے والے ستاروں کو بھی ابھی تک نہیں پا سکا ۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کے بارے میں صحیح اور مکمل معلومات تک ہماری رسائی کیسے ممکن ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (٢٥٥) (البقرۃ)

لی معلومات میں سے کوئی چیز ان کی گرفت ادراک میں نہیں آ سکتی ، الا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہے ۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے اور ان کی نگہبانی اس کے لیے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے ۔ بس وہی ایک بزرگ وبرتر ذات ہے ۔ ''

معلوم ہوا کہ ہم اللہ کے بارے میں کوئی علم نہیں پا سکتے الا یہ کہ خود اللہ تعالیٰ ہماری تعلیم کا کوئی انتظام کر دے ۔ خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفصیلات اور علم آ چکا ہے ۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی ذات اور اپنی صفات کے بارے میں متعارف کرایا ہے ۔ چنانچہ ہم انہی اسماء وصفات پر اکتفا کریں گے اور اس ذات

،اللہ تعالیٰ کی کیا مشابہت ؟ :

لہا جائے کہ فلاں بادشاہ سخی ہے، اس کا دربان بھی سخی ہے اور اس کا بچہ بھی سخی ہے، ظاہر ہے کہ سننے والا از خود فرق سمجھ لے گا کہ بادشاہ، دربان، اور بچے کی سخاوت میں کیا فرق ہو سکتا ہے؟ جبکہ مذکورہ بالا مثال میں مذکورہ تینوں افراد انسان ہیں اور پھر جب یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ بہت سخی ہے تو بلاشبہ تمہیں فو
نام صفات کے بارے میں یہی ایک اصول ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا علم بندوں کے علم کی طرح نہیں ہو سکتا، اس کی حکمت و دانائی بھی مخلوق کی دانائی کی طرح نہیں ہو سکتی، اسی طرح اہل ایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا رحیمانہ برتاؤ اور کافروں سے انتقام مخلوق کی رحمت و انتقام کی طرح نہیں ہو سکتا۔ ان تمام کا مو

لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٞۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ (۱۱) (الشوریٰ)

یز اس کے مشابہ نہیں، وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''

، کوتاہی، نقص یا عیب مخلوق میں ہو سکتے ہیں اور ہر کمال اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے لیے ہے، اور یہ بات صرف اسی کو جچتی اور زیب دیتی ہے۔

کتاب وسنت میں متعارف اَسماء وصفات باری تعالیٰ پر ایمان

aلکہ

ت ربانی کی حقیقت کا پالینا محال ہے :

، آکر شیخ سے بحث کرنے لگی۔ اس خاتون نے کہا: ''میں اس وقت تک اللہ کو نہیں مانتی جب تک لمبائی چوڑائی کی حدود کے ساتھ اس کو دیکھ نہ لوں۔'' (استغفر اللہ واتوب الیہ) الشیخ نے کہا: ''یہ بتاؤ تم اپنے خاوند کے ساتھ محبت کرتی ہو؟'' وہ کہنے لگی: ''ہاں'' فضیلۃ الشیخ نے کہا: ''میں نہیں مانتا۔'' خاتون نے
ندa نے سنت میں ذات ربانی کو موصوف کیا ہے اس پر ہم ایمان لاتے ہیں، البتہ ان صفات کی حقیقت و کیفیت کے بارے میں سوال نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٞۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ (۱۱) (الشوریٰ)

، کے مشابہ نہیں ہے، اور وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''

ذات ''سمیع'' ہے اور ''بصیر'' ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کا سننا مخلوقات کے سننے کی طرح نہیں ہو سکتا اور اس کا دیکھنا بھی مخلوقات کے دیکھنے کی طرح نہیں ہو سکتا۔ ہم اس کی حقیقت کا علم بھی نہیں پا سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بہت بڑی اور بہت بلند ہے۔

، و تصور کی حدود :

، نے انسان کو عقل عنایت کی ہے۔ اسی عقل کے ذریعے وہ بہت ساری باتوں کو سمجھ لیتا ہے، اسی کے طفیل حق و باطل کی تمیز کرتا ہے، نفع و نقصان پہچانتا ہے اور انسان کی شرعی ذمہ داریاں عقل ہی کی بنیاد پر ہیں۔ جو عقل سے محروم ہو جائے اس کا حساب کتاب نہیں لکھا جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے عقل کو بہ
تعالیٰ نے انسان کو قوت تصور عطا کی ہے، اس کے ذریعے وہ بہت ساری چیزوں کو سمجھ لیتا ہے۔ اس قوت تصور کے بل بوتے پر اپنے معاملات کو مرتب کرتا ہے اور مستقبل کے بارے میں سوچتا ہے۔ لیکن قوت تصور ہے بہت کمزور اور بہت محدود۔ مثلاً کسی شہر کا نقشہ تمہارے سامنے بیان کیا جائے، تم
س دروازہ کھٹکھٹاتا ہے، یہ بات تو تمہیں سمجھ آ گئی کہ کسی آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا ہے، لیکن تم اپنے تصور سے یہ معلوم نہیں کر سکتے کہ دراصل دروازے پر کون ہے؟ وہ کتنا لمبا ہے؟ کتنا چوڑا ہے؟ اس کا رنگ کیسا ہے اور اس کا حجم کیا ہے؟ دروازے کی رکاوٹ کے باوجود تمہاری عقل نے یہ تو جان لیا کہ ک
ثال تو بڑی عظیم ہے، چنانچہ عقل اللہ تعالیٰ کے وجود کو تسلیم کرتی ہے، البتہ قوت تصور اس ذات کی حقیقت کو نہیں پا سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٞۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ (۱۱) (الشوریٰ)

نات کی کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں، وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''

اء حسنیٰ :

ے اچھے نام اللہ کے ہیں، اس کے ننانوے نام ہیں، جو ان ناموں کی حفاظت کرلے جنت میں جائے گا۔ اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے نام ہیں اور یہ بات حدیث سے ثابت ہے۔

تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَلِلَّهِ ٱلۡأَسۡمَآءُ ٱلۡحُسۡنَىٰ فَٱدۡعُوهُ بِهَا (۱۸۰) (الاعراف)

ے سارے اچھے نام ہیں، پس اس کو اچھے ہی ناموں سے پکارو۔''

ض اسماء حسنیٰ یہ ہیں :

یم، الحَافِظ، الهادِي، المحيِي، المُمِيتُ، الوَارِث

[الوکیل: الاَحَد ... سنبھالنے والا ... کرنے والا۔

ر: نقش و صورت بنانے والا الرَّحمٰن: انتہائی رحمت کرنے والا الرَّحِیم: مسلسل رحمت کرنے والا۔

ت، نرمی اور مہربانی کرنے والا الرَّزَّاق: رزق رسانی کرنے والا الواسع: فراخی اور دسترس والا۔

ظمت و بڑائی والا العَزِیز: زبردست و غالب۔ الحَکِیم: سراپا حکمت و دانائی رکھنے والا۔

ہر چیز کا اچھی طرح علم رکھنے والا الحافظ : حفاظت و نگہداشت کرنے والا الہادی رہنمائی اور ہدایت کرنے والا۔

گی عطا کرنے والا انہیں ثابت پانے والا۔]

فتاویٰ علمائے حدیث

ص09